26758- مسلمان لڑکی سے شادی کے لیے قبول اسلام

سوال

میرے علم میں آیا ہے کہ اگرکسی مسلمان لڑکی سے شادی کرنے کے لیے اسلام قبول کیا جائے اگرچہ اس کا ایمان حقیقی نہ ہواللہ تعالی اس سے اس کا اسلام قبول کرتا ہے ۔ اس لیے کہ اس طریقہ سے مسلمانوں کی تعداد میں ایک شخص کا اضافہ ہوتا ہے اورخاص کرشادی کے بعداس کے بچے نصاری ہونے کی بجائے مسلمان ہوں گے ، توآپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اصلی ایمان تودل میں ہوتا ہے ، اوراسی بنا پر شریعت اسلامیہ میں نیت کا بہت دخل ہے اوراس کا اعتبار کیا جاتا ہے ، اسی چيز کا اشارہ اس حدیث میں ملتا ہے جسے علماء کرام نے دین اسلام کا نصف قرار دیا اوربہت سے مصنفین نے اپنی کتابوں کا آغاز ہی اس حدیث سے کیا ہے ۔

مثلاامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی ابتدا کرتے ہوئے اسی حدیث کونقل کیا ہے :

عمربن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا :

(یقینا اعمال کا دارومدار تونیتوں پر ہے ، اوربلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جواس نے نیت کی ہو ، توجوشخص دنیا کے حصول کے لیے یا پھر کسی عورت سے شادی کے لیے ہجرت کرتا ہے تواس کی ہجرت اسی لیے ہے جس لیے اس نے ہجرت کی) صحیح بخاری حدیث نمبر (1) ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ :

(توجس نے اللہ تعالی اوراس کے رسول کے لیے ہجرت کی تواس کی ہجرت اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے ، اورجس نے دنیا کے حصول یا پھر کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی لیے ہے جس لیے اس نے ہجرت کی) صحیح مسلم حدیث نمبر (3530) ۔

تواس بنا پراس مسئلہ کی دوشقیں ہیں :

پہلی شق :

اللہ تعالی کے ہاں اسلام قبول ہونے کے متعلق تویہ ہے کہ حدیث کی روح سے اگراس کی نیت صرف شادی کی ہے تواس کا اس طرح قبول اسلام اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ، اس لیے کہ ایمان اس کے دل میں داخل نہیں ہوا ۔

دوسری شق :

اس پر ظاہری اعتبار سے اسلامی احکام کا لاگوہونا ۔

تو اگر ایسا شخص کلمہ پڑھ لے اور ظاہری طور پر شعائر اسلام پر عمل بھی کرتا رہے اور نواقض اسلام کوئی نہ ہو تو اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ برتا جائے گا، اور اس کی اس مسلمان لڑکی سے شادی قبول کرنا بھی ممکن ہے، اس لیے کہ ہمیں تو یہ حکم ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہری حالات پر معاملات کرو ہمیں اس کا حکم نہیں کہ ان کے دلوں کو کریدتے پھریں۔

جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ پھاڑتا پھروں) صحیح بخاری حدیث نمبر (4004) صحیح مسلم حدیث نمبر (1763)۔

اور ہوسکتا ہے کہ یہ شخص اگر اسی نیت سے اسلام قبول کرے اور پھر اسلام کے فضل وکمال اور صدق نیت کی ترغیب دیکھے تو اللہ تعالی کے ساتھ سچائی کرتے ہوئے اپنے اسلام کی اصلاح کرلے اور نیت میں بھی سچائی پیدا کرے تو اللہ تعالی اس سے اسلام قبول فرمالے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس کسی کا بھی اس شخص سے تعلق ہے وہ اسے نصیحت کرے کہ قبول اسلام میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی رضامندی اور حقیقی طور پر قبول اسلام ہونا چاہیے، اور پھر اس لڑکی سے شادی اسی نعمت اسلام کے ماتحت ہے نہ کہ مقصود وغایت۔

اور اس لڑکی کو بھی چاہیے وہ شادی کو اس شخص کے اسلام سے ترغیب دلائے اور شرط رکھے کہ اگر اسلام قبول کروگے تو میں شادی کروں گی جس طرح ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کرتے وقت لگائی تھی :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی اور ان کے درمیان مہر اسلام تھا، واس طرح کہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ابوطلحہ سے پہلے اسلام لائیں اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی طرف شادی کا پیغام بھیجا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی کہنے لگیں :

میں اسلام قبول کرچکی ہوں تم بھی اسلام قبول کرلو تو مجھے منظور ہے میں شادی کے لیے تیار ہوں، تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا اور ان کا مہر اسلام ہی تھا۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3288) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی (3133) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور سوال میں اللہ تعالی کے ہاں اسلام کے قابل قبول ہونے کی جو تاویل کی گئی ہے کہ اس سے مسلمانوں کی تعداد میں زیادتی ہوگی صحیح نہیں، اس لیے کہ اگرچہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہونا ایک اچھا اور مستحسن امر اور مقصود ہے لیکن یہ اسکے لیے جو حقیقی طور پر ایمان نہیں لایا بلکہ صرف اسلام کا دعوی کرتا ہے اس کے قبول کا سبب نہیں بن سکتا۔

اس لیے کہ اسلام کیفیت اور کمیت دونوں کا اہتمام کرتا ہے نہ کہ صرف کمیت کا، اور اپنے دین میں ایک سچا سو جھوٹوں سے بہتر ہے۔

واللہ اعلم.